نوحہ

پلٹ کے آیا جنازہ جو گھر میں شبرؑ کا
تھا غم سے حال عجب فاطمہؑ کی دُختر کا

نکالوں تیر میں لاشِ حسنؑ سے کس دل سے
لپٹ کے شاہؑ سے نوحہ یہی تھا خواہر کا

لگے ہیں تیر جنازے پہ اِس قدر ہائے
لہو لہو ہے کفن فاطمہؑ کے دلبر کا

جنازہ بھائی کا لے کر چلے جو خون میں تر
نہ جانے کیسے کٹا شہؑ سے راستہ گھر کا

شقی کے زہرِ جفا نے یہ کیا ستم ڈھایا
بٹا ہے ٹکڑوں میں سارا جگر ہی مضطر کا

لہو اُگلنے لگا دیکھ تیرا ماںجایا
ہے دم نکلنے کو زینبؑ تیرے برادر کا

حسنؑ کو اپنی مصیبت کا غم نہیں لیکن
بس اِن کو غم ہے تو زینبؑ تمہاری چادر کا

حسنؑ کی اِک ہی نشانی ہے قاسمِ مضطرؑ
یہی سہارا ہے اب غم نصیب مادر کا

وہ پارہ پارہ کلیجہ حسنؑ کا یاد آیا
چھدا جو شاہؑ نے دیکھا کلیجہ اکبرؑ کا

جو آج گریاں ہے اظہاؔر اپنے شبرؑ پر
سہے گی کل کو یہ زینبؑ ہی غم بہترؑ کا

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہاؔر